محمد افضل شاہ — جو ہر جمعہ کو دار السلطنت دہلی سے شائع ہوتا ہے

سنور ریاست پٹیالہ
Sanore

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

رجسٹرڈ ایل ن ۶۷۴

# اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ عہ

## تفسیر اتقان اردو

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تفسیر کا بامحاورہ اردو ترجمہ دو جلدون مین ہے۔ اس تفسیر کی خوبی بیان سے باہر ہے جس حسن و خوش اسلوبی سے امام مرحوم نے اس نادر تالیف مین حقایق و معارف قرآن مجید کو بیان فرمایا ہے۔ دیگر ضخیم تفسیرون مین بھی وہ موجود نہین منجملہ علوم ۷۰ ہر علم کے انواع و اقسام از قبیل عام مجمل مفصل محکم و متشابہ ظاہر و نص کیفیت نزول۔ اسباب نزول۔ [illegible] نزول اعجاز طریق استنباط وغیرہ امور کو نہایت تفصیل سے لکھا ہے۔ ہر دو جلد کی اصلی قیمت [illegible] رعایتی صہ مجلد صہ

حمائل شریف مترجم

مترجم شمس العلماء حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی۔ پہلے تقطیع حرم [illegible] صفحے ایک صفحہ مین متن اور دوسرے صفحہ مین بالمقابل ترجمہ۔ حاشیہ پر فوائد

[illegible] سے متعلق سلسلہ وار نمبر لگا کر اسی کے مطابق نشان لگا دیئے ہین۔ مجلد عہ دو روپے۔

## تاریخ اسپین

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج و حکومت ہسپانیہ [illegible] انگریزی سے مسٹر محمد احمد صاحب بیرسٹر نبیرۂ سر سید مرحوم نے اردو لباس پہنایا۔ اور عمدہ نفیس و خوشخط کاغذ پر چھپوایا۔ اصلی قیمت للعہ۔ مترجم مرحوم کے فات ہو جانے سے اس کی چند جلدین بچ اور بھی خریدی ہین وزن اس کا ایک سیر دو چھٹانک ہے رعایتی قیمت پر دفتر الحق سے بے جلد عہ مین اور مجلد نفیس عہ مین بلا محصول ملے گی۔ جلد درخواست بھیجیں۔ ورنہ پھر ایسی کتاب اس قیمت پر نہ مل سکیگی۔ دیگر منبع ہار و تاجران کتب نے اس کی قیمت للعہ رکھی ہے

## ضرورت زمانہ

آریون کے کیسے ان بڑے بڑے اعتراضون کا معقول و منقول سے جواب جو اہل اسلام پر ہمیشہ کرتے رہتے ہین قیمت ۸ر

مطبوعہ یکم مارچ ۱۹۱۲ء مطابق ۱۱ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ یوم جمعہ

نمبر ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الحق دہلی

## ثنائی خودکشی

الحمد للہ کہ امرتسری مکذب نے "احمدی" ماہ جنوری و فروری سنہ رواں کو پڑھکر بزبان حال وقال پبلک کو عموماً اور احمدیوں کو خصوصاً اپنی روحانی موت اور ہلاکت کا ایسا نمونہ دکھایا ہے جس سے ہر ایک کو یقین ہوجاے گا کہ قرآن مجید کی آیتِ ذیل

### لیهلك من هلك عن بينة ويحيى من حي عن بينة

کا عملی نمونہ اس چودھوین صدی مین اگر کسی کو دیکھنا ہو کہ کس طرح مولیلی سے ہلاک ہوا کرتے ہین تو ایڈیٹر اہلحدیث کو دیکھ لے جو باوجود برہان قاطع دیکھنے کے بہی کفر و ضد پر اڑا ہوا ہے۔ اب ہم بغیر کسی تمہید کے ثنائی خودکشی کا نظارہ آپ کے سامنے لاتے ہین بغور ملاحظہ فرمایئے۔

اہلحدیث کے ایڈیٹر نے ایک اردو تفسیر لکھی ہے جو قریباً سوالہ پارہ کی ہے اوس کے اول ایک مقدمہ لگایا ہے اور اسی مقدمہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر عقلی و نقلی دلائل تحریر کئے ہین۔ ہم نے امرتسری کے مقابلہ مین بعینہ ویسے دلائل صداقت حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے رسالہ احمدی نمبر اول و دوم سنہ حال مین پیش کئے تھے منجملہ دلائل ثنائی کے ایک یہ دلیل بہی تہی کہ جو شخص نبوت کا جھوٹا دعوے کرے اس کے لئے قانون الٰہی مقرر شدہ ہے کہ وہ ضرور قتل کیا جاتا ہے۔ اور اس دلیل کو توریت مقدس سے مقدمہ تفسیر مین بمقابلہ اہل کتاب پیش کر کے آخر مین عیسائیون سے سوال کیا تہا کہ

کیا وجہ ہے کہ عبارت مذکور (یعنے جو نبی ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا مین نے حکم نہین دیا تو وہ نبی قتل کیا جائے کتاب استثنا ۱۸ باب) سے بانئے اسلام مستثنیٰ رہے حالانکہ بقول اہل کتاب (علیہم ما یستحقونہ) پیغمبر اسلام کاذب تھے۔ معاذاللہ پہر مین پوچھتا ہون کہ کیا وجہ کہ توریت کی عبارت مذکورہ کے موافق آپ کے گلے پر تلوار نہ پہری ؟

چنانچہ اسی قانون الٰہی کے مطابق ہم نے ہی ایڈیٹر مذکور پر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا صادق ہونا ثابت کیا تہا کیونکہ امرتسری مفسر نے اس دلیل کو توریت سے الزاماً نہین پیش کیا بلکہ اٹل قانون الٰہی مانکر تحقیقاً پیش کیا ہے اور اس کو اپنا ہی مسلمہ قرار دیا ہے چنانچہ وہ تشریح و حاشیہ ثنائی جو اس نے توریت کی آیات مذکور لکہنے کے بعد اپنی طرف سے بیان کیا ہے وہ اس امر کا ثبت ہے کہ یہ عام قانون الٰہی اور جنرل رول ہے کہ جھوٹا مدعی نبوت ضرور قتل کیا جاتا ہے۔ لہذا ہم اوس کا اقراری و تصدیقی بیان بجنسہ درج ذیل کرتے ہین۔

"یہ (توریت کی) عبارت واضح طور پر ہمین ایک قانون الٰہی سے آگاہ کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ نظام عالم مین جہان اور قوانین الٰہی ہین یہ بہی ہے کہ کاذب مدعی کی نبوت کی ترقی نہین ہوتی۔ بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے" بلفظہ

جان سے مارا جانے پر امرتسری مفسر نے ایک حاشیہ لکھکر تصدیق کردی ہے کہ یہ جنرل رول ہے جیسا کہ لکھتا ہے کہ

"اس سے یہ نہ کوئی سمجھے کہ جو نبی قتل ہوا وہ جھوٹا ہے بلکہ ان مین عموم و خصوص مطلق ہے یعنے یہ ایسا مطلب ہے جیسا کوئی کہے کہ جو شخص زہر کہاتا ہے مرجاتا ہے

اس مثال کے یہ معنے نہیں کہ ہر مرنے والے نے زہر ہی کہایا ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو کوئی زہر کہائے گا وہ ضرور مریگا۔ یہی تمثیل ہے کہ دعوے نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے جو کوئی زہر کہائے گا ہلاک ہوگا اگر اس کے سوا بھی کوئی ہلاک ہو تو ممکن ہے ہان یہ نہوگا کہ زہر کہانے والا بچ رہے۔"

اپنے دعوے کو اور پختہ کرتے ہوئے دو نظیرین بہی پیش کی ہین تاکہ یہ محض الزامی جواب نہ سمجہا جائے بلکہ تحقیقی ہو جائے چنانچہ تحدیاً لکہتا ہے کہ

"واقعات گذشتہ سے بہی اس امر کا ثبوت پہونچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جہوٹے نبی کو سرسبزی نہین دکہائی یہی وجہ ہے کہ دنیا مین باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جہوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بہی نہین بتلا سکتے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے واقعات تاریخ دانون سے پوشیدہ نہین کہ کس طرح ان دونون نے اپنے اپنے زمانہ مین حضور اقدس فداہ روحی کا جاہ وجلال دیکہہ کر دعوے نبوت کئے اور کیسے کیسے خدا پر جہوٹ باندہے لیکن آخرکار خدا کے اس زبردست قانون کے نیچے آکر کچلے گئے اور کس ذلت اور رسوائی سے مارے گئے کہ کسی کو گمان بہی نہ تہا حالانکہ تہوڑے دنون مین بہت کچہہ ترقی کر چکے تہے۔"

یہ عبارت اپنا مطلب آپ بتارہی ہے جس مین کوئی اینچ پیچ نہین صاف طور پر لکہا ہے کہ۔ واقعات گذشتہ سے بہی کسی جہوٹے نبی کا بامراد ہونا اور مارے جانے سے بچ رہنا ثابت نہین جیسا کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی جہوٹے مدعیان نبوت اسی خدائی قانون کے نیچے آکر مارے گئے۔" کون بیوقوف کہیگا کہ ثنائی دلیل الزامی ہے نہ کہ مسلمہ قانون خدائی۔ اگر امرتسری فاضل آج اس دلیل کو اس خوف سے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت اس سے کالشمس فی النہار ثابت ہوتی ہے (اور مسلمات خصم سے ہوتی ہے اور امرتسری مکذب پر المرء یوخذ باقرارہ کے مطابق اقبالی ڈگری اور اتمام حجت ہوتا ہے) الزامی کہنے لگے تو اس کا ایسا اقرار اہلحدیث کے ذریعہ شایع ہونے پر انشاء اللہ ہم ایسی طریق سے اس کو لاجواب کرین گے کہ باید وشاید۔ الغرض ہم نے "احمدی" مین لکہا تہا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا دعوے الہام و ماموریت اگر کاذبانہ ہوتا اور وہ مفتری علی اللہ اور تقول علی اللہ کرنے والے ہوتے تو لاریب اسی قانون الہی کے نیچے آکر وہ قتل ہو جاتے۔ مارے جاتے۔ اب جبکہ وہ موت طبعی سے وفات پاگئے ہین تو ثابت ہو گیا کہ وہ سچے مدعی الہام و رسالت تہے ورنہ خدا کو مرزا صاحب کا کوئی ایسا لحاظ نہ تہا کہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب جیسے تو نبوت و الہام کا جہوٹا دعوے کرنے سے چند سال کے اندر ہی قتل کر دئے جاوین اور مرزا صاحب پر اس قانون خدائی مسلمہ ثنائی کا نفاذ نہ ہو۔ یہ عجیب جنرل رول اور عام قانون ہے کہ ایک مجرم پر تو صادر کیا جاوے اور دوسرے ویسے ہی مجرم پر اس کا عملدرآمد نہ ہو۔ پس فاضل امرتسری یا تو مرزا صاحب کی صداقت کا بہی قائل ہو جاوے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت سے بہی جو اس دلیل سے ثابت کی گئی ہے دست بردار ہو۔ اور ساتہہ ہی ہم نے یہ بہی لکہا تہا کہ اگر امرتسری مکذب ہماری اس دلیل کو جو اسی کی مسلمہ ہے توڑ دے تو یکصد روپیہ انعام ہم اس کو دینگے۔

## اس کا جواب

جو مناظرہ بے بدل امرتسری مولوی فاضل نے اپنے ۲۳ فروری سنہ ۱۲ء کے اہلحدیث مین دیا ہے وہ اس قابل ہے کہ جلی حروف مین لکہوا کر بڑی موٹی قلم سے مجیب کا اس کے نیچے نام مع ٹائٹل لکہا جائے اور کسی آئینہ مین لگا کر آرہ۔ اور وزیرآباد کے مدرسہ اہلحدیث مین آویزان کیا جائے تاکہ منتہی طلباء اوس سے نہ صرف استفادہ ہی حاصل کرین بلکہ مناظرہ کا اس کو ایک اصول سمجہین۔ اور اگر ممکن ہو تو رشیدیہ وغیرہ کے حاشیہ مین چودہوین صدی کا اصول مناظرہ ایجاد بندہ۔ سراسر گندہ" کے عنوان سے درج بہی کر دین۔ گو پنجاب یونیورسٹی مین مولوی فاضل کی جماعت مین گورنمنٹ اس کو نہ داخل کرے مگر اہلحدیث کے کورس مین تو ضرور ہی شامل کر دینا چاہیئے۔

ناظرین! آپ بیقرار ہو گئے ہون گے کہ ایسا کس قسم

کا جواب امرتسری اہلحدیث نے دیا ہے جس کو اہلحدیث کے مدارس اور نصاب مین داخل کرنے کی سفارش کی جارہی ہے۔ اس لئے ہم آپ کو زیادہ دیر تک انتظار کی زحمت اٹھانے نہین دینگے اور ثنائی جواب لاجواب بلاکم و کاست آپ کے سامنے رکھدیتے ہین۔ اور امید ہے کہ آپ ہی اس کو پڑھکر ہماری سفارش پر دستخط کردین گے کہ واقعی یہ جواب ایسا ہی ہے کہ اہلحدیث اس پر جتنا بھی ناز کرے بجا ہے۔ مولوی فاضل نے "قادیانی اور ہم" کے عنوان سے "احمدی" کا جواب دینا شروع کیا ہے اس کی ابتدا مین مماثلت یہود والے زبانی اقرار سے انکار کرنے کی عادت کے موافق "احمدی" کو برا بھلا کہتے ہوئے اپنی بربیت کا فضول ثبوت پیش کیا ہے جس کا جواب ہم انشاء اللہ کسی موزون موقعہ پر دین گے۔ اس جگہ صرف وہ حصہ نقل کرتے ہین جو جھوٹے نبیوں کے قتل کے متعلق ہے اور ساتھ ہی جواب الجواب سناتے جائین گے۔ امرتسری کا جواب "اہلحدیث" سے اور اپنا جواب الجواب "الحق" کی سرخی سے نقل ہوگا۔

**اہلحدیث**۔ مقدمہ تفسیر مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ثبوت مین چند دلیلین لکھی ہین جن مین ایک دلیل عیسائیوں کی منقولی ہے جو بائبل سے ماخوذ ہے جس کا مختصر مطلب یہ ہے کہ **جھوٹا نبی قتل کیا جاوے گا**۔ جس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل نہین ہوئے اس لئے سچے نبی تھے"۔ بلفظہ ص۲

**الحق**۔ رسالہ احمدی مین جناب مرزا صاحب علیہ الصلوٰة والسلام کی نبوت کے ثبوت مین چند دلیلین لکھی ہین جن مین ایک دلیل اہلحدیث کی منقولی ہے جو مقدمہ تفسیر ثنائی سے ماخوذ ہے۔ جس کا مختصر مطلب یہ ہے کہ **جھوٹا نبی قتل کیا جاوے گا**۔ جس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ چونکہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام قتل نہین ہوئے اس لئے سچے نبی تھے۔

**اہلحدیث**۔ احمدی ان دلائل سے عموماً اور اس آخری بائبلی دلیل سے خصوصاً مرزا صاحب کی نبوت کا ثبوت دیتا ہے اس آخری دلیل پر اسکو بہت کچھ ناز ہے۔ اسی لئے وہ آخر رسالے کے انعامی چیلنج دیتا ہے کہ اہلحدیث اس دلیل کا جواب دے تو یکصد روپیہ انعام لے"۔ ص۲

**الحق**۔ امرتسری ان دلائل سے عموماً اور اس آخری بائبلی دلیل سے خصوصاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت دیتا ہے اس آخری دلیل پر اس کو بہت کچھ ناز ہے۔ اسی لئے وہ دلیل مذکور کے آخر منکرین نبوت عیسائیان وغیرہ کو پوچھتا ہے کہ کیون اس قانون کے مطابق آنحضرت صلعم کے گلے پر چھری نہ چلی۔

**اہلحدیث**۔ "اس لئے ہم اسکا غرور توڑنے کو تمام دلائل کا ایک ہی جواب دیتے ہین۔ پس وہ غور سے سنیئے"۔

**الحق**۔ سنائیے جناب! ہم تو ہمیشہ آپ کے جوابات کو بڑے غور سے دیکھا سنا کرتے ہین کہ کچھ ان مین سے اصل اعتراض یا سوال کے متعلق معقول بات ملے مگر افسوس کہ بجز ٹائین ٹائین فش کچھ بھی نہین ہوتا۔ خود اسی جواب سے ابھی معلوم ہوجاتا ہے کہ "احمدی" کی پکڑ کا آپ سے کیا بن سکا۔ بہرحال آپ کا کبر و استکبار توڑنے کو ہم بھی بفضلہ تعالے طیار ہین۔

ناظرین! آپ بھی ہمہ تن گوش ہوکر سننے کے لئے ہشیار ہوجائین کیونکہ جواب کی تمہید تو اس پر ختم ہوچکی۔ جس کا حساب ساتھ کے ساتھ ہی ہم نے نمٹا دیا ہے۔ اب اصل جواب آتا ہے۔

## فاضل امرتسری کا اصل جواب

**اہلحدیث**۔ عدالتی قاعدہ ہے کہ مدعی کا ثبوت لیکر مدعا علیہ کو جواب کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ فی نفسہ مدعی کا ثبوت کافی ہوتا ہے۔ تاہم اس کو ڈگری نہین ملتی تاوقتیکہ مدعا علیہ کا جواب نہ سنا جائے بسا اوقات مدعی کا ثبوت گذرنے پر بھی اس کو ڈگری نہین ملتی۔ مثلاً مدعی نے اپنا ثبوت دستخطی کاغذ مین دکھا دیا جس کے دستخطون کا مدعا علیہ کو اقرار ہے۔ لیکن مدعا علیہ نے اوس کے بعد کی ایک رسید وصولی دکھادی تو دعوے خارج ہوگا۔ مختصر یہ کہ مدعی کا ثبوت اسی وقت مثبت مدعا ہوتا ہے جب وہ مدعا علیہ کی مدافعت سے محفوظ رہ سکے۔ ٹھیک اسیطرح مقدمات

فوجداری مین ہے۔ مستغیث کے بیان سے مستغاث علیہ پر فرد جرم لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ جناب مرزا صاحب پر لگایا گیا تھا۔ مگر مدافعت سے صفائی ہوکر مستغاث علیہ چھوٹ سکتا ہے۔ پس اس قاعدے سے۔ ہماری پیش کردہ دلائل تم کو اسی وقت مفید ہو سکتی ہین جب وہ مخالف کی زد سے محفوظ رہ سکین۔ مرزا صاحب قتل نہین ہوئے۔ بہت خوب! اگر قتل سے بچ رہنا اسی وقت مفید ہو سکتا ہے جب وہ اور قسم کے اعتراضات سے محفوظ رہ سکین۔ جو خود ان کے اقرارات پر وارد ہوتے ہین" بلفظہ صفحہ ۲ کالم ۳

**الحق** یہ ہے ناظرین فاضل امرتسری کا وہ جواب جس کو ہم نے اہلحدیث کے کورس اور رشید یہ کے حاشیہ پر درج کر نیکی سفارش کی ہے ہر ایک پر آسانی کے لئے نمبر بھی لگا دئے گئے ہین۔ ہم نے باوجود بہت غور و فکر کے بھی کچھ نہین سمجھا کہ امرتسری نے یہ کس سوال کا جواب دیا ہے۔ معلوم نہین کہ دیوانی اور فوجداری کے خود ساختہ خود فہمیدہ قاعدے نقل کرنے سے آپ نے کونسا سوال حل کر دیا۔ تعجب ہے کہ ان قواعد کو اپنے جواب کا مقدمہ یا اصول موضوعہ قرار دیکر اصل جواب سے مطابقت نہ کر دکھلائی۔ ہم نے چند اور تعلیم یافتہ سمجھدار احباب سے بھی اس ثنائی چیستان کا حل چاہا۔ مگر کسی کی سمجھ مین ہی نہین آیا۔ آخر بڑی جد و جہد سے ہماری سمجھ مین اس کے تین مطلب آئے ہین جن کو ہم عرض کرتے ہین۔ شاید یہی ہون۔

**پہلا مطلب** یہ معلوم ہوتا ہے گویا مرزا صاحب علیہ السلام کا مقدمہ اس وقت دائر عدالت ہے اور مرزا صاحب نے بحیثیت مدعی عدالت مین ثبوت تو پیش کر دیا۔ لیکن چونکہ مدعا علیہ یعنی امرتسری کو جواب کا موقعہ نہین دیا گیا اس لئے تاوقتیکہ مدعا علیہ کا جواب نہ سنا جاوے۔ مدعی کو ڈگری نہین ملنی چاہئے۔

**دوسرا مطلب** شاید یہ ہو کہ "احمدی" کا یہ سوال (کہ مرزا صاحب چونکہ باوجود دعوے نبوت و رسالت و ماموریت و ملہمیت خدا تعالے کے اس قانون کے نیچے نہین آسکے جو جھوٹے مدعیان الہام و نبوت کے بارے مین قتل کئے جانیکا تھا اس لئے ان کا دعوے سچا اور وہ صادق تھے۔ ورنہ بتاؤ کہ کیون باوجود مدعی نبوت کاذبہ ہونے کے قتل نہین ہوئے) مدعیانہ ہے۔ اور جن دلائل پیشکردہ مدعا علیہ سے وہ ثبوت دیتا ہے وہ بمنزلہ ایک تمسک کے ہین جس کے لکھنے کا مدعا علیہ کو اقرار ہے لیکن مدعا علیہ تحریر تمسک سے بعد کی ایک رسید وصولیابی زر تمسک پیش کرتا ہے اس لئے مدعی یعنے احمدی کو ڈگری نہین مل سکتی۔ چنانچہ قاعدہ نمبر ۲ کے اظہار اور مثال سے یہی مطلب نکلتا ہے۔ (دیوانی)

**تیسرا مطلب** شاید یہ ہو کہ "احمدی" کو بحیثیت مستغیث اور اپنے آپ کو مستغاث علیہ بتا کر یہ ظاہر کرنا چاہا ہے کہ بیان مستغیث یعنے مقدمہ متغیثہ کے بیان سے امرتسری مستغاث علیہ پر گو فرد جرم لگ گیا ہے لیکن امرتسری کی اس مدافعت سے (کہ مرزا صاحب پر بموجب اقرارات کے اعتراض وارد ہوتے ہین) صفائی ہوکر امرتسری ملزم چھوٹ سکتا ہے۔

معزز ناظرین! ہم سے تو جہان تک اس معمہ کا حل ہو سکا وہ اوپر بتا دیا ہے۔ اس کے سوا کوئی چوتھا مطلب اگر ثنائی کج بیانی اور مہمل فقرات کا ہو تو وہ خود بیان کر دین اس پر غور کر لین گے۔ سردست تو ہم ان ہرسہ مطالب فہمیدہ خود کا جواب عرض کرتے ہین اور اہل انصاف سے داد چاہتے ہین۔

اگر **پہلا مطلب** ثنائی جواب کا ہے تو قطعاً غلط ہے کیونکہ آج مرزا صاحب علیہ السلام کا مقدمہ دائرہ عدالت نہین ہوا بلکہ وہ ۱۸۹۰ء سے عدالت آسمانی مین پیش ہوکر اور مدعا علیہ کو جوابات کا موقعہ پاکر اور ان کے جوابات بذریعہ مرقع والہامات و اہلحدیث وغیرہ سنکر (جس کا خلاصہ یہ تہا کہ مرزا صاحب معاذ اللہ مفتری علی اللہ اور جھوٹے مدعی نبوت ہین ان کی کوئی پیشین گوئی پوری نہین ہوتی وغیرہ وغیرہ) ۱۹۰۸ء مین عدالت سے آخری فیصلہ صادر ہوا کہ مرزا صاحب کو بالکل سزائے قتل سے بری کر کے ان کی صداقت پر مہر لگا دی۔ اور یہ فیصلہ ناقابل اپیل ہے

اگر **دوسرا مطلب** ہے تو غلط ہے ہمارا سوال مدعیانہ نہین نہ یہ دیوانی کا مقدمہ ہے جو کسی رسید جعلی سے فائدہ اٹھایا جاوے نہ قاعدہ نمبر ۲ جو دیوانی مقدمات کے متعلق امرتسری نے پیش کیا ہے اوس کا اس سے کچھ واسطہ ہے۔ ہم نے احمدی مین

---

(۱) یہ فقرہ جسقدر مہمل اور بے معنی ہے شاید ہی کوئی دوسرا ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ امرتسری کی حواس باختگی احمدی کی گرفت سے اسقدر بڑھ گئی ہے کہ وہ اردو عبارت بھی اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کی قابلیت نہین رکھتا۔ (ایڈیٹر)

مدعیانہ سوال نہیں کیا بلکہ نقل فیصلہ عدالت آسمانی پیش کر کے امرتسری کو ملزم گردانا ہے ۔ پس آخری فیصلہ عدالت کو جو بریت از قتل کا ہے از سر نو دعوے قرار دینا یا اس فیصلہ کے پیش کرنے والے کو مدعی سمجھنا فضیلت کی پگڑی کو بٹہ لگانا ہے ۔ کیا امرتسری فاضل ثابت کر سکتا ہے کہ بموجب قاعدہ ۳ یا دیگر قواعد پیش کردہ کے ہی "احمدی" مرزا صاحب علیہ السلام کے مقدمہ کا جدید فیصلہ کرانا چاہتا ہے ؟ اگر کر سکتا ہے تو بولے ؟

**اگر تیسرا مطلب** ہے تو بزرا مرپوچ ہے ۔ "احمدی" کی پوزیشن مستغیث کی نہیں بلکہ ایک کورٹ انسپکٹر کی ہے جو کسی ملزم کا وارنٹ لیکر آتا ہے ۔ یعنے تم نے اپنا بیٹہن باقرار صالح یہ دیا کہ جھوٹا مدعی نبوت کا بروئے قانون الہی قتل کیا جاتا ہے ۔ اس کے مطابق فیصلہ عدالت اوس شخص کے حق میں جس پر جھوٹا ملہم اور مامور من اللہ ہونے کا تم نے الزام لگایا تھا ، صادر ہوا اس کی نقل تم کو دکھائی گئی کہ وہ سزار قتل سے محفوظ رکھا گیا جس سے ظاہر ہو گیا کہ تمہارا الزام غلط تھا اسی لئے عدالت نے اس کو بری کر دیا ۔ پس وہ راستباز نکلا اور تم جھوٹے ٹھہرے ۔ اب جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے تمہارے نام عدالت آسمانی سے وارنٹ جاری ہوکر تعمیل کے لئے "احمدی" کے سپرد ہوا ۔ جبکہ جرم سے اقبال کر چکنے کے بعد تم پر فرد جرم لگ گیا ۔ تو اقبالی مجرم کی مدافعت کیسی ؟ خوب یاد رکھو کہ مرزا صاحب علیہ السلام کا فیصلہ تو عدالت عالیہ سے ہو چکا کہ وہ سچے نبی ہیں اور واجب القتل نہ تھے ۔ اس مقدمہ میں تو بعد فیصلہ کسی جواب کے سننے کی نہ ضرورت نہ کسی مدافعت کا منجانب مجرم یا مدعا علیہ اب کوئی موقعہ ۔ پھر کس طرح تمہارے نامعقول طور پر بمحل عدالتی قاعدے بیان کرنے سے مرزا صاحب کے متعلق کسی جدید مقدمہ کی یا اوسی فیصل شدہ مقدمہ کی از سر نو بنیاد پڑ سکتی ہے ۔ البتہ تمہارے خلاف یہ مقدمہ قائم ہو گیا کہ تم نے آسمانی فیصلہ سے انکار کیا جس سے تم قابل سزا ٹھہر گئے ۔ اور اس میں کسی انسان کے مدعی یا مستغیث بننے کی حاجت نہیں ۔ خود عدالت ہی اب تمہارے خلاف مدعی ہے ۔

اس سے زیادہ مفصل جواب امرتسری کی خود سری کا انشاءاللہ "احمدی" میں شائع ہوگا ۔ الحق میں بقدر ضرورت جواب شائی کا نمونہ دکھایا گیا ہے آخر میں ہم مولوی ثناءاللہ صاحب کو ان کے جواب کی صحیح مثال بتا دیتے ہیں ۔ تاکہ وہ غور کر کے پشیمان ہوں ۔

مولوی صاحب ! آپ کا جواب ایسا ہے جیسا کوئی شخص زید پر الزام لگائے کہ اس نے شاہ وقت سے بغاوت کی ہے اور رعایا شاہ کو دھوکہ دیکر اپنے ساتھ ملا لیا ہے جس سے وہ بھی باغی ہو گئے ہیں ۔ اور بادشاہ کے حضور تمام ثبوت اور ہر قسم کے ثبوت زید کے خلاف پیش کر کے بخیال خود سمجھ لیا کہ زید کا باغی ہونا بدیہیات سے ہم ثابت کر چکے اور باغی کی سزا بادشاہ نے قتل مقرر کی ہوئی ہے ۔ ضرور زید پر حکم قتل صادر ہو کر اب قتل کیا جاوے گا ۔ لیکن بادشاہ نے بعد سماعت بیانات و شہادت و ثبوت فریقین کے زید کو سزاء قتل سے بری کر کے بتا دیا کہ یہ تمام الزام جھوٹے اور غلط فہمی یا حماقت و جہالت سے زید پر لگائے گئے تھے ۔ وہ باغی نہیں ہے اس فیصلہ کے بعد جب شکست یافتہ فریق کو زید کی صداقت ماننے پر مجبور کیا گیا تو فریق ہزیمت خوردہ کا سرگروہ کہنے لگا کہ اگرچہ بادشاہ نے اس کو سزار قتل نہ دیکر ظاہر کر دیا ہے کہ وہ باغی نہ تھا اور ہم مانتے ہیں کہ زید قتل نہیں کیا گیا ۔ لیکن قتل سے بچ رہنا اوس کی صداقت کا ثبوت نہیں کیونکہ زید کے بعض جرم ایسے ہیں جن کی بادشاہ کو خبر نہیں اور وہ باغیانہ جرم ہیں ۔ لہذا زید صادق نہیں ۔ دوسری مثال یہ ہے کہ مثلاً زید نے ایسا جرم کیا ہے جس کی سزا قانوناً قتل کیا جانا ہے ۔ لیکن عدالت نے اس کو سزار قتل نہیں دی جس سے معلوم ہو گیا ۔ کہ زید کا جرم نہ تھا جس کی سزار قتل ہے اگر زید اوس جرم کا مرتکب ہوتا تو ضرور قتل کیا جاتا ۔ پس جب زید عدالت سے بری ہو گیا تو پھر کہنے لگے کہ زید کا قتل سے بچ رہنا اس کو اس جرم سے جس کی سزار قتل ہے بری نہیں قرار دیتا ۔ کیونکہ زید نے وہ جرم کیا ہے ۔ جس کی سزار قتل ہے ۔ بعینہ امرتسری مکذب کا جواب ہے کہ جن الزامات کو وہ مرزا صاحب علیہ السلام کے ذمہ لگاتے ہیں ان سب کا یہ مطلب ہے ۔ کہ مرزا صاحب نے افترا علی اللہ کر کے نبوت والہام کا جھوٹا دعوے کیا ۔ اور دوسری طرف یہ بھی مانتے ہیں کہ نبوت والہام کا جھوٹا دعوے کرنے والا ضرور ضرور قتل کیا جاتا ہے ۔ ممکن نہیں کہ وہ بچ رہے جب مرزا صاحب قتل سے بچے رہتے ہیں ۔ اور مولوی صاحب کو وہی مسلمہ قانون الہی یاد دلایا جا کر عرض کیا جاتا ہے کہ اگر مرزا صاحب کا دعوی رسالت

والہام جھوٹا ہوتا تو ضرور ہی تھا کہ وہ قتل ہو جاتے - چونکہ وہ قتل نہیں ہوئے ثابت ہوا کہ سچے مدعی الہام تھے - تو مولوی صاحب فرماتے ہین کہ یہ تو سچ ہے کہ مرزا صاحب قتل نہیں ہوئے - مگر اون کا قتل سے بچے رہنا ان کی صداقت کی دلیل نہیں کیونکہ وہ جھوٹے دعوے کر کے مصنوعی الہام بنا کر خدا پر افترا کرتے تھے - سبحان اللہ وبحمدہ - جس جھگڑے کا فیصلہ قتل سے بچ رہنے نے کر دیا تھا وہی قصہ ان کے قتل سے بچ رہنے کا باعث ہو گیا - یہ ہے مناظر امرتسری کی مناظرہ دانی - جس پر اسکو بڑا ناز ہے سه

رہا پیڑا مثال تیش کنژدم
کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا

اور پھر اس ناز بیجا پر آپ فرماتے ہین کہ "احمدی" اگر "انصاف سے تو ہبلغ یکصد روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدے" کیون نہ ہو - واقعی یہ جواب ایسا ہی ہے کہ مجیب پر سو روپیہ قربان کر کے پھینکدیا جائے - مگر ہم معذور ہین کہ اس جواب کا انصاف ہم سے نہیں ہو سکتا - آپ کسی منصف کے سپرد اس فیصلہ کو کر دین تو آپ کو معہ خرچہ یکصد روپیہ دلوا دیگا تیسم - تیسم - تیسم

## پرنسپل میڈیکل کالج لاہور کا انوکھا حکم

تعجب ہے کہ ایسے روشن اور انصاف کے زمانہ مین جبکہ گورنمنٹ کی طرف سے ہر ایک جائز آزادی رعایا کو حاصل ہے

بعض افیسر پھر بھی تحکمانہ طور پر کوئی نہ کوئی وہ حکم جاری کر دیتے ہین - جو تمام پبلک کی نگاہ مین نہایت بُری نظر سے دیکھا جاتا ہے - ہم کو یہ خبر سنکر بڑی حیرت ہوئی کہ ڈاکٹر سدرلینڈ صاحب - نے جو میڈیکل کالج لاہور کے پرنسپل ہین اپنے کالج کے پروفیسرون کے نام عجیب وغریب حکمنامہ صادر فرمایا ہے - کہ وہ ائیندہ پرائیوٹ پریکٹس نہ کرین یعنے نہ خود بیمارون کو دیکھنے جائین اور نہ بیمارون کو اپنے گھر علاج کے لئے آنے کی اجازت دین - اور بڑی معقول وجہ جس نے پرنسپل صاحب کو ایسا حکم نافذ کرنے پر مجبور کیا ہے یہ ہے کہ میڈیکل کالج کے پروفیسر صاحبان پرائیوٹ پریکٹس مین اسقدر محو رہتے ہین کہ وہ اپنے فرائض منصبی کا جو کالج مین ادا کرنے پڑتے ہین کچھ لحاظ نہین کرتے اور نہ وہ مطالعہ کے ذریعہ سے اپنے آپ کو تازہ ترین

طبی معلومات سے آگاہ رکھ سکتے ہین" معلوم نہین کہ پرنسپل صاحب نے مطالعہ کتب ڈاکٹری کو بغیر تجربہ اور پریکٹس کے کس بنا پر مفید قرار دیا ہے - ہم نے تو جہان تک سنا اور دیکھا اور معلوم کیا ہے تو وہ یہ ہے کہ عالم بے عمل جاہل با عمل سے بدتر ہے - ہر ایک علم خصوصاً ڈاکٹری بغیر پریکٹس اور عملی کارروائی کے قطعاً مفید نہین - تجربہ اور عملی کارروائی بہت عمدہ بات ہے ہم نے تو مشرقی فلاسفر کا یہ قول پڑھا ہے کہ

علم چندان کہ بیشتر خوانی
چون عمل در تو نیست نادانی

رہا فرائض منصبی کا کالج مین پورا لحاظ نہ رکھنا - اس کا ثبوت کیا ہے؟ کیا پروفیسر صاحبان اوقات مقررہ کالج کی خلاف ورزی کر کے وقت حاضری سے بعد اور وقت رخصت سے پہلے آتے جاتے ہین؟ ہمین امید نہین کہ کوئی بھی ایسا کرتا ہو بہر حال پرنسپل صاحب اپنے اس نادرشاہی حکم پر دوبارہ غور کر کے امید ہے واپس لے لین گے تاکہ ان تجربہ کار ڈاکٹرون کے فیض سے مریضون کو مایوسی نہ ہو اور اپنے ماتحتون کے پرائیویٹ کاروبار مین دخل دینے کر اظہار ناراضگی کا موقعہ نہ دینگے -

## بھارت

نام کا ایک اخبار جالندھر شہر سے کسی آریہ نے جاری کیا ہے جس کے کئی ایک نمبر ہمارے پاس بغرض ریویو آئے ہین ہم سماجی مہاشون کو بخوبی جانتے ہین کہ ان کی ابتدا صلح کل کی پالیسی پر ہوتی ہے مگر تھوڑے دنوں مین جب جبلی عادت سے تنگ آتے ہین تو اپنے اصلیت دکھاتے ہین - درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے - اسی طرح جب بھارت کو پھل آنے لگا تو ہم نے بھی درخت کا پتہ لگا لیا کہ کس باغ کا بیہارنڈ ہے - بھارت کا ایڈیٹر ایک سخت متعصب آریہ اور صداقت کا دشمن معلوم ہوتا ہے - اور بہت کم معلومات کا آدمی ہے - ایسے اخبار ہی بھارت کو غارت کرنے کا موجب ہوتے ہین - ۲۳ فروری کے پرچہ مین یہ سچائی کا دشمن عالیجناب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی اوس پیشین گوئی پر جو بنگال کے متعلق تھی یاوہ سرائی کرتا ہوا لکھتا ہے کہ

"بعض خود غرض ستیہ پرم پتا کی شخصیت کا بھی ناجائز

فائدہ اٹھانے سے باز نہیں آسکتے وہ کہلے بندون اسپات کا اعلان کرتے ہین کہ فلان کام خدا نے کیا یا فلان شخص نے خدا کے حکم سے کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تمام عمر کو اس ناپاک مقصد مین صرف کیا کہ وہ خدائے پاک کے نام پر لوگون کو گمراہ کرتا رہے" ص ۲۳

او بہارت کے کپوت! ہوش کر اور زبان کو تہام۔ ایسی شوخی سے پاؤن نکالنے ابہی اچہے نہین یاد رکہہ کہ اوس لنگوٹ بند سے لاکہون درجہ بڑہکر آج مرزا کے نام کی تقدیس کا ڈنکہ بج رہا ہے۔ جس نے بہارت مین آکر نفاق وشقاق کا بیج بویا ہے۔ شرم کر اور اپنے گریبان مین منہ ڈال۔ یہ پیشین گوئی اوسی ہمارے خدا کی طرف سے ہے جس کی طرف سے آریہ سماج کے پہلوان مقتول کے حق مین ہوئی تہی۔ پہر ہزیمت خوردہ پارٹی ہم سے کہرین خود ہی آتش افشان پہاڑ کی نالیان کہلکر اوس کو بہسم کر رہی ہین۔ کس طرح دوسرون کے منہ آتی ہے۔ یاد رکہہ کہ ہمارے ہاتہہ مین بھی قلم ہے۔ اور تجہکو گہر تک پہونچانے کے ہم دعویدار ہین۔ اپنی دال روٹی چلا اسٹ ایڈیٹر سنا کر دیانندیون کو بہلا۔ احمدیون کے منہ نہ آ۔ ورنہ منہ کی کہائیگا۔

## ہندو لالہ

اخبار ہندو لاہور نے اپنی تازہ اشاعت مین "مسئلہ گاؤکشی کے متعلق زیادتی کسکی ہے؟" کے عنوان سے ایک نوٹ لکہا ہے جس مین لالہ صاحب فرماتے ہین کہ "ہندو مسلمانون کے اتحاد مین گئو کا سوال سخت حارج ہے۔ کیونکہ ہندو گئو کو ماتا۔ دیوتا مقدس ترین سمجہتے ہین اور مسلمان اس کی قربانی کو اپنا مذہبی فرض بتلاتے ہین اگرچہ یہ تفاوت کوئی نیا نہین لیکن مدت مدید تک باوجود تفاوت کے اگر ہندو مسلمانون کے تعلقات عمدہ رہے تھے تو اس کے وجوہ باعث تھے۔ اسلامی عہد حکومت مین ہندو بلبسی سے خاموش تھے۔ اور انگریزی راج مین مسلمانون کو پہلے یہ جرأت نہ تہی کہ وہ کہلم کہلا گئو کی قربانی یا اس کی تلقین وتائید کرتے۔ لیکن اب تو تحریر وتقریر سے بیدھڑک گئو کی قربانی پر زور دیا جاتا ہے جس سے لگاتار ہندون کے دل کو صدمہ پہنچتا ہے اور دکہہ ہوتا ہے" یہ ہے لالہ صاحب کی درفشانی جس کا مطلب صاف ہے کہ مسلمان اپنی شعار اسلام یعنے مذہبی طور پر گائے کی قربانی سے دستکش ہوجائین تو لالہ صاحبان اون پر مہربان ہوجائین ورنہ نہین مگر تعجب ہے کہ لالہ صاحب کو مسلمانون کے ایک ایسے مذہبی مسئلہ سے تو بہت دکہہ پہنچتا ہے جو سال بھر مین ایک دو دن کے واسطے عمل مین لایا جاتا ہے۔ اور جس قربانی کی تعداد ہی نہایت قلیل ہوتی ہے۔ لیکن ہر روز جو ہزارون گئو ماتائین گورہ فوج کے لئے کام مین آتی ہین ان سے دکہہ نہین پہنچتا۔ یہ ترجیح بلا مرجح ہے۔ کہ مذہبی آزادی مین تو دخل دیکر ایک قوم کو جائز عمل سے جو ابتدائے دنیا سے لیکر آج تک ہوتا آیا ہے روک دیا جائے۔ اور محض شکم پری کیواسطے جو گئو ماتا کی ہتیا ہوتی ہے اس کو روکنے کی غرض سے درخواست نہ ہو۔ بہولے لالہ صاحب! آپ نے جو وجہ موجہ ہندو مسلمانون کے قدیمانہ اتحاد کی اپنی بے بسی ظاہر کی ہے یہ بر بنائے تعصب ہے نہ بر بنائے واقعات۔ انگریزی راج مین محض بپاس خاطر ہندو رعایا کے گورنمنٹ رحیم وعادل نے بہت سی ایسی قیدین گئو ماتا کی قربانی کے بارے مین لگادی ہین جس سے دن بدن گائے کی قربانی کی رسم قدرتاً کم ہوتی جاتی ہے۔ یہ آپکا فرمانا گورنمنٹ کی ناشکری مین داخل ہے کہ عہد گورنمنٹ مین مسلمانون کو کہلم کہلا گئو کی قربانی کی اجازت نہ تہی" بھلا وہ گورنمنٹ جس کے عہد حکومت مین مذہبی آزادی اپنے کمال تک پہونچی ہوئی ہے کس طرح مسلمانون کے مذہب مین ناجائز دست اندازی کرکے آپ کو خوش کردے۔

## لائل گزٹ کے آریہ گزٹ سے چار سوال

ہمعصر لائل گزٹ نے ماس پارٹی کے ارگن آریہ گزٹ سے چار دلچسپ سوال کئے ہین جو معقول ہین دیکہئے آریہ گزٹ جواب بہی دیتا ہے یا نہین؟ بہرحال وہ چار سوال یہ ہین جو آریہ گزٹ کے کسی گذشتہ مضمون کے جواب مین ہین۔ جو سکھ صاحبان کی گوشتخوری پر اظہار افسوس کرتے ہوئے اوس نے لکہا تہا۔ ہمعصر لائل گزٹ لکہتا ہے کہ اگر یہ اعتراض (گوشت خوری کا) گہاس پارٹی کی طرف سے کیا جاتا تو چندان تعجب خیز نہ ہوتا۔ لیکن ماس یا خور پارٹی کے ارگن سے ایسا سوال کچھ بے معنے سا معلوم ہوتا ہے" لہذا ہم اپنے مہربان آریہ گزٹ سے چند استفسار کا جواب دینے کی درخواست کرتے ہین"

(۱) کیا ویدون مین گوشت کہانے کی ممانعت ہے یا آزادی؟

(۲) (الف) کیا ہنسراج جی نے بھیڑ بکری اور سور کا گوشت کہانا چہوڑ دیا ہے؟

(ب) اگر چہوڑ دیا ہے تو کب سے - اور کب گوشت خوری ترک کرتے وقت آپ نے اس قسم کا کوئی اعلان کیا تہا؟

(ج) اور کیا لالہ ہنسراج جی کے گوشت خوری چہوڑ دینے پر تمام کالج پارٹی والے حضرات نے بھی گوشت کہانا چہوڑ دیا ہے؟

(۳) (الف) کیا پروفیسر سائیںداس جی نے بہی گوشت کہانا چہوڑ دیا ہے؟

(ب) اگر چہوڑ دیا ہے تو کیا جب وہ ولایت گئے تہے تو وہان آپ ویجیٹیرین رہے ہین؟

(۴) (الف) کیا ستیارتھ پرکاش کے پہلے ایڈیشن مین گوشت کہانے کی آزادی نہین ہے؟

(ب) کیا نئے ستیارتھ پرکاش مین گوشت کہانے کی ممانعت ہے؟

## دہرمپال کا اندرجال اور گوروکل کا برا حال

مہاشہ دہرمپال نے گوروکل کانگڑی کی جو ایک شعاعین اندر کی تازہ اشاعت مین جو پبلک کو دکھلائی ہین - وہ ہین تو اس لائق کہ اون کی ہر ایک کرن ناظرین الحق کو بہی دکھائی جائے - مگر عدم گنجائش اخبار اس کی مانع ہے بہر حال مشتے از خروارے ہم نقل کر دکہاتے ہین - مہاشہ دہرمپال لکھتے ہین کہ

## بھٹیارون کے گواہ راہ چلتے مسافر

جب گوروکل کانگڑی کے کارکنون کی غفلت بدانتظامی - اور ہر ایک قسم کی کوتاہی کا پردہ فاش ہونے لگا - اور گوروکل کی ناکامیابی کے متعلق اس کی اندرونی شہادتون کو پیش کیا جانے لگا - تو گوروکل کے کارکنون نے راہ چلتے مسافرون کی شہادتین پیش کرنی شروع کین - کبہی کسی امریکن مسافر کی شہادت پیش کر دی - کہ دیکھو فلان امریکن نے ہمارے گوروکل کو دیکھا - اور وہ بہت عمدہ رائے دیتا ہے - فلان مجسٹریٹ ہمارے گوروکل مین آیا - اور وہ ہماری رائے بک مین ایسی اچھی رائے لکھ گیا - فلان وکیل صاحب یا بیرسٹر صاحب ہمارے گوروکل کو دیکھکر اتنا روپیہ دے گئے اور بہت عمدہ رائے لکھ گئے - لیکن ہم کہتے ہین - کہ یہ بیرونی شہادتین اسی قسم کی شہادتین ہین - جس طرح کہ ایک راہ چلتا مسافر ذرا دم لینے کے لئے کسی بھٹیارون کی دوکان پر ٹہر جائے - اور بھٹیارون کی طرف سے کسی قدر آؤبھگت کو دیکھکر یا اتفاقیہ دال روٹی کہا کر چلتے وقت یہ کہہ جائے - کہ بی بھٹیارن تم بہت نیک ہو - بہت سلیقہ والی ہو ایک راہ چلتے مسافر کی بھٹیارون کے حق مین یہ شہادت ان پڑوسیون اور گہر والون کے نزدیک کوئی معتبر شہادت نہین ہو سکتی - جو کہ رات دن بھٹیارن کی حرکات و سکنات کا مطالعہ کرتے رہتے ہون - اور جو جانتے ہون - کہ ایک حقد اور لڑاکی اخلاقی طور پر گری ہوئی شخصیت کو راہ چلتے مسافرون کا نیک اور سلیقہ والی لکھ جانا سادہ لوح لوگون کو اور بہی زیادہ دہوکہ مین ڈالنے والی بات ہے۔"

## اندر رہنے والون اور پڑوسیون کی شہادت

ہم آج گوروکل کانگڑی کے پڑوسیون یا اس کے اندر رہنے والے اصحاب کی شہادت پیش کرینگے

اگر کسی کو جرأت ہو تو وہ ان شہادتون کو جہوٹا ثابت کرے - عجب تر سے پہلے ہم چند برہمچاریون کے خطوط درج کرتے ہین - چنانچہ ایک برہمچاری لکہتا ہے کہ یہان کے دو یار نقصون (طلبا) مین آپس مین وہ بیجا (خلاف وضع فطری) کا دوش (گناہ) دن پر دن بڑہتا جاتا ہے - ایک دن کا ذکر ہے کہ رات کے ۲½ بجے مینے ایک برہمچاری کو سوپن (خواب) مین بڑبڑاتے پایا وہ کہہ رہا تہا ...... آجا اور یہان آکر لیٹ جا اب کوئی نہین دیکھتا - یہ پکارنے والا برہمچاری .......... تہا"

مباحثہ مونگیر حصہ اول و دوم احمدیوں کا قابل دید مباحثہ - قیمت ہر دو ۸؍

# مہتہ جیمنی بی اے پلیڈر کا خط

گوردوکل کے بارے مین ایک ... دہنشتاتا کی خفیہ ڈائری مجھے ملی جسمین صاف درج ہے کہ فلان لڑکے ... ہین فلان لڑکے کو ... کے ... ان چوری کی۔

باہمی ...... تعلقات رکھے (جلق) کرتے بچشم خود دیکھا۔ فلان ... افسوس کہ مین صفحہ لاہور پر آپ ... سے نہ مل سکا۔

## آپ کا بریہ جیمنی

مہتہ صاحب موصوف کے اس خط پر کسی قسم حاشیہ چڑہانے کی ضرورت نہین ہے۔ خط بذات خود ... پکار کر کہہ رہا ہے کہ گوروکل کے بعض برہمچاریون مین جلق اغلام اور چوری کی علامتین موجود ہین۔

## احمدی کا نمونہ

بعض اصحاب "احمدی" کی خریداری کے لئے نمونہ طلب فرماتے ہین۔ لہذا اون کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر "احمدی" کا کوئی پرچہ نمونہ مین بھیجا جاسکتا ہے مفت نہین بھیجا جاتا۔

## بعض کتابین

ریویو کے لئے دفتر الحق مین آئی ہوئی ہین بوجہ عدیم الفرصتی ان پر ریویو نہین کیا گیا۔ انشاءاللہ عنقریب سب پر ریویو کیا جائے گا۔

## تحفہ بنارس

جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر قادیان کا وہ رسالہ جو آپ نے بنارس کے باشندگان کو خدا کا پیغام پہونچانے کی غرض سے ٹون ہال بنارس مین پڑہ کر سنایا تھا۔ نہایت خوبصورت کاغذ پر عمدہ اور خوشخط چہپکر شایع ہوا ہے مضامین کے متعلق اسقدر لکہنا کافی ہے کہ زندہ اسلام اور زندہ قرآن اور زندہ رسول اور زندہ خدا اگر کسی کو دیکھنا ہو تو وہ اس رسالہ کو اول سے آخر تک پڑھے خدا تعالے مصنف کو جزا ء خیر دے جس نے اعلاء کلمتہ الاسلام کیلئے ایسا نادر مضمون شایع کیا جو اپنا آپ نظیر ہے اور قیمت بہی معمولی ہے یعنی ... ایڈیٹر صاحب بدر قادیان سے درخواست کرنے پر ملسکتا ہے۔

# منقولات

## از لائل گزٹ

گذشتہ سے پیوستہ

(۳) بیدانت شاستر مصنف اس کا سری ویدویاس ہے یہ توحید کا قائل ہے اور عالم کو مثل خواب کے تصور کرتا ہے اور مکتی کو گیان سے قرار دیتا ہے اور برہم کو اپنے سے جدا نہین جانتا اور اس مین ہر قول دلیل کے ساتھ رقم کیا گیا ہے۔

(۴) سانکہہ شاستر اس کا مولف کپل من حکیم ہے یہ بہی ایشر کو اکرتا کہتا ہے اور انتظام عالم کا پورکھ اور پرکرت یعنے عقول اور نفوس بتلاتے ہین اور گیان اور جوگ سے مکتی کا ہونا قرار دیتے ہین۔

(۵) پاتنجلی شاستر مصنف اس کا پتنجل ہے۔ اس کا قول سانکہہ شاستر سے قریب ہے۔

(۶) بشیشک مصنف اس کا کناد ہے زیادہ اختلاف بہی اس مین نہین۔ یہ چھ شاستر چارون وید کے فرع ہین۔

### اور کیا ہے

ہندو دہرم کی اٹھارہ سمرتی ہین جن کا نام یہ ہے (۱) بشن (۲) دیاس (۳) ہاریت (۴) جاگولگی (۵) اتری (۶) انگرا (۷) اشناد (۸) گوتم (۹) پاراسر (۱۰) سنکہہ کھیپ (۱۱) منو (۱۲) بشسٹ (۱۳) جسم (۱۴) شاتاتپ (۱۵) بشنیہہ (۱۶) کاشیائن (۱۷) برسپت (۱۸) دیہہ ...

### اور کیا ہے

اٹھارہ روپ سمرتی ہین جن کا نام یہ ہے

(۱) جاپال (۲) دیاس (۳) دیاگہر (۴) اسگند (۵) لوکاس (۶) انگرہ (۷) سنت کمار (۸) کشعب (۹) سمنار (۱۰) ستریج (۱۱) جنگ (۱۲) ناسکیت (۱۳) جاتہ گرہہ (۱۴) پنجیل (۱۵) گودہاپن (۱۶) کاتیائن (۱۷) کنہ ... (۱۸) بیسوا متر۔

### اور کیا ہے

اٹھارہ پوران ہین اٹھارہ پورانون کی تعریف یہ ہے کہ
(۱) بشن اس مین گیان کی تعلیم ہے (۲) بھاگوت اس مین اوتارون
کی تعریف۔ یہ دو ہین ایک دیوی بھاگوت دوسرا سریمد (۳) مچھر (۴)
اسکند (۵) مارکنڈے (۶) بھوکھشت اس مین نئی امور ہین (۷) برہم
بھونگ (۸) کرم (۹) پدم اس مین چارون برن کا حال ہے (۱۰)
برہم (۱۱) بابو (۱۲) باون (۱۳) گرڑ اس مین پترکرم کا بیان ہے (۱۴)
اگن (۱۵) باراہ (۱۶) لنگ اس مین لنگ کی تعریف ہے (۱۷) نارد
(۱۸) برہمانڈ۔

## اور کیا ہے

اٹھارہ روپ پوران ہین جن کی تعریف یہ ہے۔
(۱) دریاشا کا قول (۲) تتمہ بھاگوت (۳) نرسنگھ اوتار کا بیان (۴)
کپل دیو کا بیان (۵) سوکرمان کا بیان (۶) برن یعنے پانی کے موکل کا
بیان (۷) بسنت کمار (۸) تتمہ کورم پوران (۹) پاراسری (۱۰) ناند (۱۱)
منو (۱۲) کالکا دیوی کا بیان (۱۳) ادیتی (۱۴) شیو دہرم (۱۵) مہیشر (۱۶)
سمبھومت کا حال (۱۷) تتمہ نارد پوران (۱۸) تتمہ برہمانڈ پوران
اصل مین جملہ بیان اور کلام کے فقط چار مہا پاک ہین اس کی
تفسیر مین چارون (۴) وید اور چھٹون شاستر سمرتی اور پوران بنے ہین۔

## اتھرون وید کتنی مدت کا بنا ہوا ہے

اتھرون وید جو چارون ویدون کا انتخاب ہے اس کا خلاصہ ۱۲ اُپ
نند اُپ نکھدہن جن کے نام ہم نے تمہید مضمون ہٰذا مین لکھ دیئے ہین
بتیس مین سے سولھوین کا نام رکھی اُپ نیشد ہے اس مین بسوامتر
جوگن بہاردواج گوتم ہے۔ اور بسشٹ رکھیشرون کی بحث کی گفتگو درج
ہے۔ جس کو ذیل مین لکھا جاتا ہے۔ بسوامتر نے کہا ہماری دانست مین
بھوت اکاش برہم ہے۔ جو کہ درمیان زمین آسمان کے ہے اور
دلیل یہ ہے کہ بے حرکت ہے اس کے وجود مین کوئی شے داخل
نہین ہوتی اور سب مین وہ داخل ہے اور ابر غرندہ اور برق جہندہ
اور خوفناک کے ساتھ اس مین سیر کرتا ہے اور غیر مجسم ہے اگر
اس کو آگ مین جلاؤ یا پانی سے تر کرو رسی سے باندھو اس مین سوراخ
کرو یا تراشو کچھ نہین ہو سکتا پس اسکو فضیلت ہے۔
جمدگن نے کہا مین تمہاری رائے سے اتفاق نہین کرتا ہون
کیونکہ جو زمین کے اوپر اور آسمان کے تلے ہے محدود اور فانی ہے

اور یہ تعریف عالم فضا یعنے اعراف کی ہے پس یہ اسباب
قدرت برہم کے ہین نہین یہ برہم ہو نہین سکتا۔ ان کو اُسکی قدرت
کا جزا نمونہ سمجھ کے تعظیم کرو کہ انتہا یہ یہی محو ہون گے جو ان کو برہم
سمجھے وہ گمراہ ہے۔
بہاردواج نے کہا کہ میری دانست مین یہ سب تمیز حقیقت سے دور ہین
کہ تعریف یہ سب کرتے ہین ایک شکل بناتے ہین۔ وہ معدوم شدنی
ہے یہ بہوت اکاس ہی محیط ہے اور محدود ہے اور اس مین یہ ہے کیونکہ
جو کچھ کل عالم مین محیط ہے اس مین ایک عظیم نقصان یہ ہے کہ محدود ہے
اور حواس سے باہر سمجھو تو بھی نقصان ہوتا ہے یہ سب اس کی قدرت
اور عظمت ہے بس کو اس کی قدرت سمجھ کے تعظیم کرو اگر ان مین سے
کسی کو برہم سمجھے نادان ہے۔
گوتم نے کہا کہ یہ یہی مغید اور محیط اور فناپذیر ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک
نادان اور دانا کو مساوی دکھلائی دیتا ہے اور نور حقیقت صرف عارف کو
نظر آتا ہے پس یہ بھی قدرت قادر سے بنا ہے از خود قائم نہین ہے اور نہ
خود طلوع ہے گو اس انواع و اقسام کی منفعت اس سے ہین جو کہ اس کو
برہم سمجھتے ہین گمراہ ہین اس سے برق کو فضیلت ہے میری رائے مین
برق برہم ہے کیونکہ یہ کمال درخشندہ اور جہندہ ہے اور دور اور نزدیک
سے یکسان نظر آتی ہے اور چیز دور سے نظر نہین آتی بسشٹ
نے کہا کہ گرج ابر سے درخشندگی برق کو دکھلائی دیتی ہے پھر
معدوم ہو جاتی ہے اور دانا اور نادان یکسان اس کو دیکھ سکتے ہین اور
برہم کو غیر عارف کے سوا کوئی نہین دیکھ سکتا پس یہ بھی برہم ہین صرف
اس کی قدرت ہے جو برق کو برہم سمجھے غلط فہم ہے۔ کہ برہم اقسام مذکورہ
سے نہین اس کو سوائے عارف کامل کے جو کشف اور اشراق
اور دہیان رکھتا ہو شناخت نہین کر سکتا جن کی تم تعریف کرتے ہو مین
ان سب کو صنعت اس صانع کی جانتا ہون۔

## بہاردواج گوتم بسشٹ اور بسوامتر کس زمانہ مین ہوئے

بہاردواج درونچارج کے باپ کا نام تہا۔ کون درون وہی درون
جو کورو اور پانڈو شہزادگان کا اتالیق تھا اور گوتم رکھیشر کرپاچارج کا باپ
تھا کرپاچارج کو بھیشم پتامہ کے باپ راجہ شانتن نے پرورش کیا تہا۔ یہ
بہی دہرتراشٹ اور راجہ پانڈ کے بیٹوں کا اتالیق تہا کرپا کی بہن کا نام کرپی
تہا۔ کرپی درونہ کو بیاہی گئی تہی۔ اسکے بطن سے اشوتھامان پیدا ہوا تہا۔ اور جیسا ستیہ
مین لکھا ہے کہ بسوامتر قنوج کے گادہ نام راجہ کا لڑکا تہا جیسا بسشٹ سے کامدہین گائے

## جامیان الحق کو اطلاع

۸ مارچ ۱۲ء کا پرچہ احباب مفصلہ ذیل کے نام جن کا سال خریداری ختم ہوچکا ہے۔ وی پی بھیجا جائے گا۔ اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا اسوقت وی پی لینا دشوار ہو تو بجائے الحق کو نقصان دینے کے ایک پیسہ کا کارڈ اطلاعی دفتر الحق مین بواپسی بھیجدین۔

مولوی حکیم شمس الدین صاحب چھچھرالی
میاں کمال الدین صاحب لودی ...
ایم عمر خانصاحب چھاونی فیروزپور
منشی وجیہت علیصاحب بوہار
منشی رضی الدین صاحب سندرسی ہلکر
منشی عبدالرحمان صاحب ست گہرہ

یہ وی پی ایک روپیہ کی انعامی کتب کا کیا جائے گا۔ یعنے ایک روپے کی کتابین قابل دید رد آریہ کی انعام مین ارسال ہونگی جن کا محصول ڈاک ۴/ تک ہوگا گویا عہ/ چندہ اخبار ۴/ محصول ڈاک معہ خرچہ وی پی جملہ عہ۸/ کا وی پی انعامی کتب کا ہوگا۔

## مسیح ہندوستان مین

چودہوین صدی کی علمی تحقیقات اور مسیح ابن مریم نبی اسرائیلی رسول اللہ علیہ السلام کی سیر و سیاحت کا مدلل بیان۔ مجلد ۱۲/ بلا محصول
منیجر الحق

**شیخ محمد حسین صاحب شاہکوٹ** - آپ کا خط مجھے مل گیا ہے۔ اس کا جواب الحق کے دو تین گذشتہ نمبرون مین آپ دیکھہ رہے ہون گے۔ اور مکمل جواب انشاءاللہ عنقریب ایسا شایع ہونے والا ہے۔ جس سے سب مخالفین سرد ہوجاینگے امرتسری مکذب نے میرے چیلنج کا ابھی تک کوئی جواب نہین دیا۔ اوس کے جواب کا انتظار رہے ورنہ ہمارا جواب تو بالکل مکمل و تیار ہے۔ اگر اس نے چیلنج منظور کرلیا تو قدرت حق کا وہ نمونہ دیکھے گا جو اس نے پہلے شاید ہی عمر بھر مین دیکھا ہو۔

## سب ایڈیٹر کی ضرورت

اخبار الحق کے لئے ایک سب ایڈیٹر کی ضرورت ہے۔ جو مذہبی اور قومی مضامین لکھنے کی مہارت رکھتا ہو۔ اور پابند مذہب ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہوگا۔ درخواست کے ساتھ جوابی کارڈ آنا چاہیے۔ ایڈیٹر الحق دہلی

## سرمہ شفائی

بغرض رفاہ عام ۳۱ مارچ ۱۲ء تک مفت تقسیم ہوگا۔ یہ سرمہ آنکھ کی امراض کیلئے نہایت مفید ہے جسکو ضرورت ہو نصف آنہ کا ٹکٹ برای محصولڈاک بھیجکر پتہ ذیل سے طلب فرمالین اور اخبار کا حوالہ ساتھہ دین اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھین۔
منشی غلام محمد عبداللہ پھلواری سوداگر شاہ پور ڈاکخانہ ... ضلع گورداسپور

**منشی عمرالدین صاحب جالندہر** - آپ کی ہمدردی اور محبت دینی اور اخلاص قلبی قابل رشک ہے خدا تعالے آپ کو اجر عظیم عطا فرما دے۔ آمین آپ کے ۵ روپے کا اعلان جو چیلنج انعامی مین آپ نے اضافہ فرمایا ہے انشاءاللہ الحق مین مناسب موقعہ پر کرون گا۔ تاحال امرتسری کے جواب کا انتظار ہے۔

**علماء خلف** - امرتسری اور دیگر علماء سوء کی عکسی تصویر قابل دید ہر ناظرین ۸/

## ازالہ اوہام

ہر دو جلد مکمل ایڈیشن اول مجلد از تصنیفات حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام۔ قیمت پانچروپیہ علاوہ محصولڈاک۔

## سرمہ چشم آریہ

ایڈیشن اول مجلد۔ رد آریہ کی قابل دید کتاب۔ قیمت ۱۲/ معہ محصولڈاک ۸/

سراج الدین عیسائی کے چار سوالون کا جواب ۱/ نور القرآن رد عیسائیان ۲/ ابطال الوہیت مسیح ۱/

# عام خبرین

**اخبار خالصہ سیوک سے ایک ہزار کی ضمانت** امرتسر سے سکھون کا "خالصہ سیوک" نامی ایک اخبار گورمکھی مین شایع ہوتا ہے۔ اس کے تازہ پرچہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ نے اس کو ۷ یوم کی مہلت دے کر ایکہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔

**میونسپل کمیٹی الہ آباد کو جرمانہ** ۔ الہ آباد کے ایک فوجی پادری مسٹر اونل اِرون نے وہان کی میونسپل کمیٹی پر ڈیڑھ ہزار جرمانہ کا دعوے اس بنا پر کیا تہا۔ کہ خراب سڑک پر گاڑی چلانے کے وقت ان کے گھوڑے کو سخت چوٹ آئی۔ سپارڈینٹ جج صاحب نے ایک ہزار کی ڈگری دی کہ میونسپل کمیٹی کی غفلت سے سڑک خراب حالت مین رہنے کے باعث فی الواقعہ گھوڑے کے چوٹ آئی جس کا ہرجانہ ملنا واجب ہے دوسری کمیٹیان محتاط رہین۔

**دہلی کا کمشنر** ۔ شہر دہلی اور اس کے قرب وجوار کا جو علاقہ امپیریل حلقہ اقتدار مین شامل ہوگا۔ اس کی حکومت پر بطور کمشنر مسٹر ڈبلیو ایل ہیلی کا تقرر عمل مین لایا جائے گا۔ جو فی الحال یورپ مین قیام پذیر ہین۔

**دہلی مین عارضی انتظام** ۔ مستقل عمارات بننے سے پیشتر پانچ برس کے لئے گورنمنٹ ہند کے ملازمین کے لئے جو عارضی رہائش کا انتظام ہو رہا ہے۔ اس مین نمایان ترقی ہوئی موجودہ سول اسٹیشن اور پہاڑی کے درمیان والی جگہ پر بڑے بڑے افسروں کے لئے مکانات ہون گے ان کے پیچھے سکرٹریٹ کے دفتر ہون گے۔ دریا کے قریب شمال مشرقی گوشہ مین کلارکون کے لئے انتظام ہوگا۔ یہ بستی بالکل علیحدہ ہو گی اور وہان تارگھر بھی ہوگا مگر سب میمبرون کے واسطے خاطر خواہ انتظام کیا جائیگا۔ تاکہ وہ دہلی مین اپنا کام آرام کے ساتھ سرانجام دے سکین۔ جیسی کہ عارضی عمارتین الہ آباد کی نمائش گاہ مین بنی تھین۔ ویسی بنائی جائین گی چھت ٹین کی ہوگی اور عمارتین سیدہی سادی ہی ہوگی۔ کیونکہ یہ مکانات عارضی ہین۔ مگر توقع کی جاتی ہے۔ کہ یہ عمارتین دیر تک قائم رہین گی۔ اور ان کی بہت قیمت ہوگی۔ اور جس جگہ وہ بنائی جائین گی وہ جگہ نئے دارالخلافہ کا صرف قرب وجوار ہوگا۔

**آئندہ مسلم لیگ کا پریزیڈنٹ** ۔ ۱۲ر فروری کو آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس ہوا۔ آنریبل مسٹر شمس الہدیٰ لیگ کے آئندہ سالانہ اجلاس کے پریزیڈنٹ منتخب کئے گئے تھے۔ جو کلکتہ مین ۳ اور ۴ مارچ کو منعقد ہونے والا ہے چونکہ آنریبل موصوف بوجہ اس سرکاری خدمت کے جس پر ان کا تقرر حال ہی مین ہوا ہے۔ صدارت سے دستبردار ہو گئے ہین۔ لہذا ان کی بجائے نواب بہادر ڈھاکہ جی سی آئی ای کے سی ایس آئی۔ لیگ کے سالانہ اجلاس کے صدرنشین بالاتفاق منتخب ہوئے۔

**جمعہ** ۔ ۱۶ر فروری کو جامع مسجد دہلی مین ایک ہندو مرد بمعہ اپنی بیوی اور ۲ لڑکون کے امام صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا۔

**امتحان بیرسٹری** انگلینڈ مین اس دفعہ ۲۶ ہندوستانی پاس ہوئے۔ ان مین مسلمان حسب ذیل ہین۔ ظہیر الحسن احمدی۔ سید فتح شاہ۔ سید محمد روف علی۔ محمد آصف علی۔ حسین حسن علی۔ عبدالقادر سید راس مسعود بی اے فرزند سید محمود مرحوم۔ محمد عبدالرشید خان بی اے سید علی رضا۔ مفتی محمد ایوب خان۔ شاہ محمد محی الدین۔ سید عبد الغنی۔ حافظ سید محمد حسین۔ باقی مین دو تین برہمن۔ اسی قدر پارسی اور باقی ہندو و سکھ ہین۔

**پنجاب** گورنمنٹ نے ہز آنر سر لوئیس ڈین بہادر بالقابہ نے حکام کے نام پر سرکلر جاری کرکے تازہ کردیا ہے کہ اردلی اور چپراسی صاحبان یورپین کے ملاقاتیون سے جو بخشیش لیتے ہین اسے حتے الوسع روکنے کی کوشش کیجائے۔ — ہز آنر سر ڈینس فٹزپیٹرک کے عہد مین بوقت دورہ سرکاری افسرون کو اس امر کی تاکید فرمانے سے کہ عملہ ماتحت کوئی چیز بلاقیمت رعایا سے نہ لے سکے اور قیمتاً بھی صرف ما یحتاج طلب کی جائین جو احسان رعیت پر کیا تہا اسے پچھلے دنون نواب سر لوئی ڈین بہادر بالقابہ نے حکام کے نام پر سرکلر جاری کرکے تازہ کردیا ہے کہ اردلی اور چپراسی صاحبان یورپین کے ملاقاتیون سے جو بخشیش لیتے ہین اسے حتے الوسع روکنے کی کوشش کیجائے۔

**بانکی پور** پٹنہ اور اضلاع ملحقہ گیا و سارن مین طاعون بشدت پھیل رہا ہے۔

حقیقت نماز قابل دید اسلامی اعجاز ۴ر اسماء الحسنیٰ خدا تعالےٰ کے نامون کی جامع و مکمل تفسیر ۵ر الفاروق ۱۲ سیرۃ النعمان ۵ر

# مختصر فہرست کتب موجودہ دفتر اخبار الحق دہلی

**براہین احمدیہ**۔ اگر آپ اسلام کی صداقت قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت افضل الانبیاء ختم المرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل جو تمام فلاسفون سائنس دانون کو ساکت و عاجز کر دینے والے ہون ملاحظہ کرنا چاہین۔ اگر آپ زندہ کتاب زندہ مذہب دیکھنے کے شایق ہون تو آپ اس کو فوراً خرید کر مطالعہ کرین جس کے جواب کے لیئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کیطرف سے دس ہزار روپیہ مقرر ہے۔ قیمت ہے مجلد للعہ

**سرمہ چشم آریہ** قانون قدرت کس کو کہتے ہین اسکی مفصل بحث۔ مسکت خصم اعتراضات معجزہ شق القمر کا ثبوت۔ تناسخ و قدامت روح و مادہ کا زبردست عقلی و علمی جواب دینے کے لیئے ۵۰۰ روپیہ انعام قیمت فی جلد ۱۲ ار مجلد عہ

**شدہی کی اشدہی**۔ آریون کی زبردست اور قابل فخر شدہی کی حقیقت اور اصلیت ظاہر کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ کوئی شدہی دیاشدی ست کو سچا سمجھکر نہین ہوئی۔ ویدیون کی کتابون ہی سے آریون پر ایسا اتمام حجت کیا ہے۔ کہ آجتک اس کا جواب نہین ہوا۔ انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت ہر

**وید۔ انجیل اور قرآن کا خدا**۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ار

**کلام الامام**۔ آریون کے لیئے ایک ناصحانہ نظم قیمت صرف ار

**نسیم دعوت**۔ آریہ عیسائی اسلامی توحید کا مقابلہ عرش الٰہی کی فلاسفی۔ فرشتون کا عرش کو تھامنے رکھنے کی حقیقت قابل دید قیمت صرف

**اسلام** ترک اسلام دہرمپال کا جواب۔ قیمت صرف

**پیغام صلح**۔ آریون سے شرائط صلح قیمت ار

**کرشن اوتار** جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ار

**گائے کی عظمت پر** تحقیقی نظر۔ ار

**کفارہ**۔ لاجواب رسالہ رد کفارہ نصاریٰ نے مین۔ قیمت صرف ۳ر

**تیغ صابریہ بر عقاید آریہ**۔ آریون کے عقاید کی دید۔ قیمت ۱۲ ار

**چشمہ معرفت**۔ آریون کے تمام اعتراضات کی تردید۔ اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت۔ قرآن کے الہامی منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل سے تصدیق۔ قیمت مجلد سے غیر مجلد ۱۲ر

**رسالہ گوشت خوری**۔ آریون کے اعتراضات گوشت خوری کا طبعی عقلی نقلی علمی ثبوت قیمت ۲ر

**دیانند کی لائف پر ریویو**۔ ہر ایک تعلیم یافتہ مسلمان مولوی۔ واعظ پیر و جوان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے قیمت صرف ۶ر

**تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کا پول**۔ یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے۔ جو جگد سہاپرشاد آریہ نو مسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید مین انعامی دو ہزار روپیہ کی تہی جس کا آجتک جواب نہین ہوا۔ دو جلدون مین قیمت ہر دو مجلد ہے۔ غیر مجلد ۱۲ر

**حدوث مادہ**۔ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہین۔ بلکہ حادث ہے۔ ساتھ ہی آریون کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہین قیمت ۲ر

**سفرنامہ**۔ روم و شام۔ مرتبہ مولانا شبلی نعمانی قیمت فی جلد عہ مجلد عہر

**اصلاح البشر**۔ قال اللہ۔ علاج روحانی یا اخلاقی رسالے۔ عالیجناب مولوی نواب صدر الدین حسین خان صاحب کی تصنیفات سے ہین۔ جو ہر چھوٹے بڑے مسلمان کو پڑہنے ضروری ہین۔ تینون کی قیمت صرف ۵ہ

**ذوالفقار علی بر گردن بد شقی** غلام حیدر مرتد آریہ کے رسالے نعرۂ حیدری حصہ اول کا دندان شکن جواب انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت صرف تین آنے ۳ر

**تنبیہ زبان دراز** بجواب افشاے راز غلام حیدر مرتد کے ضمیمہ نعرۂ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب۔ قیمت صرف ار فی روپیہ ۱۶ نسخے۔

**ایک مسلمان کا پیغام**۔ اس مین مسعود بنا رسی کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گورو نانک صاحب کا اسلام اور سکھہ قوم کے نام زبردست پیغام۔ قیمت ار فی روپیہ ۱۶ نسخے۔

**پیدایش عالم**۔ اس رسالہ مین دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول و منقول سے توڑ دیا ہے جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے تھے۔ اور آفتاب سے بہی زیادہ روشن دلیلون سے جو آریون کی مسلمہ ہین دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلہ عالم کی پیدایش ثابت کر دی ہے۔ قیمت ۲ر

**سومنگلا** ایک مذہبی دلچسپ اور پر لطف ناول ہے رد تناسخ قابل دید قیمت ۴ر

**لیکچر اشاعت اسلام** نواب محسن الملک کا۔ اشاعت اسلام پر مشہور لیکچر ۴ر

**دہرم کی کسوٹی** یعنے سوامی درشنانند کے ان مختلف سوالات کے جوابات جو مسلمانون سے راولپنڈی مین کیئے تھے قابل قیمت صرف ار

**وید کے ظہور مین فتور**۔ مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

**دہرمپال کا کچا چٹھا** مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار